اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سنِ طَباعت: 12 جُمادَی الْاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ٢٤ ص٣٧٩) یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کردینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

فرشتے خوش ہوئے کہ ہم بچے کہ ہم زمین پر نہیں، جب دوسری آیت نازل ہوئی:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے

(پ ٤،ال عمران:١٨٥)

ملائکہ نے کہا: اب ہم بھی گئے۔(روح البیان،الرحمٰن،تحت الایة ٢٦، ج٩، ص ٢٩٧، ٢٩٨)

حضرت ادریس علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا واقعہ

عرض : حضور ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان پر جانے کا واقعہ کیا ہے؟

ارشاد : آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے واقعہ میں علماء کو اختلاف ہے، اِتنا تو ایمان ہے کہ آپ آسمان پر تشریف فرما ہیں۔قرآنِ عظیم میں ہے:

وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا ﴿۵۷﴾ ہم نے ان کو بلند مکان پر اٹھالیا۔

(پ ١٦،مریم:٥٧)

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ بعدِ موت آپ آسمان پر تشریف لے گئے۔(تفسیر البغوی،مریم٥٧، ج٣، ص ١٦٧)

ایک روایت میں یہ ہے کہ ایک بار آپ دھوپ کی شدت میں تشریف لیے جا رہے تھے، دوپہر کا وقت تھا، آپ کو سخت تکلیف ہوئی۔خیال فرمایا کہ جو فرشتہ آفتاب پر مؤکل (یعنی مقرر) ہے اس کو کس قدر تکلیف ہوتی ہوگی؟ عرض کی: اے **اللّٰہ!** (عَزَّوَجَلَّ) اُس فرشتہ پر تخفیف (یعنی آسانی) فرما۔فوراً دعا قبول ہوئی اور اُس پر تخفیف ہوگئی۔اس فرشتہ نے عرض کیا: **یا اللّٰہ** ! مجھ پر تخفیف کس طرف سے آئی؟ ارشاد ہوا: ''میرے بندے ادریس (علیہ السلام) نے تیری تخفیف کے واسطے دعا کی میں نے اس کی دعا قبول کی۔'' عرض کی: مجھے اجازت دے کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوں۔اجازت ملنے پر حاضر ہوا۔تمام واقعہ بیان کیا اور عرض کیا کہ ''حضرت کا کوئی مطلب ہو تو ارشاد فرمائیں۔'' فرمایا: ایک مرتبہ جنت میں لے چلو۔عرض کی: یہ تو میرے قبضے سے باہر ہے لیکن عزرائیل مَلَكُ الْمَوْت سے میرا دوستانہ ہے، ان کو لاتا ہوں شاید کوئی تدبیر چل جائے۔غرض عزرائیل علیہ السلام آئے، آپ نے اُن سے فرمایا: انہوں نے عرض کیا: حضور! بغیر موت کے تو جنت میں جانا نہیں ہو سکتا۔

فرمایا: روح قبض کرلو۔انہوں نے بحکم خدا ایک آن کے لیے روح قبض کی اور فوراً جسم میں ڈال دی۔آپ نے فرمایا: مجھ کو دوزخ و جنت کی سیر کراؤ۔حضرت عزرائیل علیہ السلام دوزخ پر لائے، طبقاتِ جہنم کُھلوائے، آپ دیکھتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑے۔عزرائیل علیہ السلام وہاں سے لے آئے۔جب ہوش ہوا تو عرض کیا: یہ تکلیف آپ نے اپنے ہاتھوں سے اٹھائی۔پھر جنت میں لے گئے، وہاں کی سیر کرنے کے بعد عزرائیل علیہ السلام نے چلنے کے واسطے عرض کیا۔آپ نے اِلتفات نہ فرمایا۔پھر دوبارہ عرض کیا: آپ نے جواب نہ دیا۔پھر جب انہوں نے عرض کیا تو فرمایا: ''اب چلنا کیسا، جنت میں آ کر بھی کوئی واپس جاتا ہے؟ **اللہ** تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو اِن دونوں میں فیصلہ کرنے کے واسطے بھیجا۔اس نے آ کر پہلے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے سارا واقعہ سُنا پھر آپ سے دریافت کیا کہ آپ کیوں نہیں تشریف لے جاتے؟ ارشاد فرمایا: **اللہ** تعالیٰ فرماتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے۔

(پ٤، ال عمران:١٨٥)

اور میں موت کا مزہ چکھ چکا ہوں۔اور فرماتا ہے

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ تم میں سے ہر ایک جہنم کی سیر کرے گا۔

(پ١٦، مریم:٧١)

اور میں جہنم کی سیر بھی کر آیا ہوں۔اور فرماتا ہے:

وَ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ ۟ اور وہ لوگ جنت سے کبھی نہ نکالے جائیں گے ۔

(پ١٤، الحجر:٤٨)

اب میں جنت میں آ گیا کیوں جاؤں؟ حکم ہوا ''میرا بندہ ادریس (علیہ الصلوۃ والسلام) سچا ہے اس کو چھوڑ دو۔''

(الجامع الاحکام القران للقرطبی، المریم، تحت الایة ٥٦، ٥٧، ج٦، ص ٣٥، ٣٦)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات

عرض: حضرت خضر علیہ السلام کی لِقا (یعنی ملاقات) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے یا نہیں؟